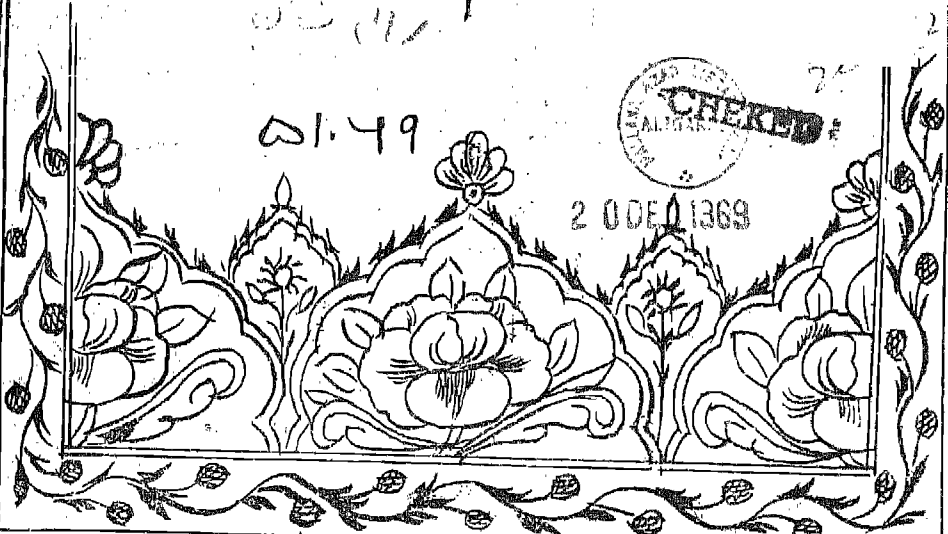




۸۹۱۳۰۲۱
۵۱۰۶۹



20 DEC 1969



بسم الله الرحمن الرحيم

<p>خدا کی راہ کا داوی نہ کم ہو سب اس داوی میں چٹا کر دیں مری کب حمد قابل نہ بان ہو شجر بیان کا پتہ نہیں ہے یہاں جو کچھ کیا ہے وہ سب پیدا لکھن اس کی ہر کس طرح بڑے عرش سے ہی اونکا پایا وہ ہاتھ نہ تھیں نہ اسان جنا بکریا میں کر گزازی بنی کتنے گئے اس عیسے رو مگر اپنی قوم سے نہیں</p>	<p>جان تا حشر میرا کرتا ہو فرس کو قوم کے ڈنڈا گئے ہیں یہ جو کیا ہو اور اسکا کیا بیانی یہاں کے عقل کا چلنا سین کیا ہے کب کسی پر سب ہو پیدا دفعہ سے رو کا نجات صلی اللہ علیہ وسلم نظر سے کہ وہ اچھے ہیں بیان اونکی کہ کچھ سو وقت اگر حاجی ہو ایسے کامل تلفٹن ہی ہوئی اونکی قوت بہن چاہتی تھی مری فکر</p>	<p>کمان قدرت قلم فی اتنی پائی بہت ہی سب سے کیا کھپائی کوئی چنیدہ سپان لگا ہو بہلا ہو ہوش کی کنڈھ سانی مگر سب کو محمد کر کے لولا نظر سے کہ وہ اچھے ہیں بیان اونکی کہ کچھ سو وقت اگر حاجی ہو ایسے کامل تلفٹن ہی ہوئی اونکی قوت بہن چاہتی تھی مری فکر</p>	<p>کہ یہ او سکی کرے صنعت نائی وے کچھ او سکی باہیت نائی شپا و گندہ کو او سکی نیا و کہ ہے یاں بندگی اور خدائی کچھ اپنا اس ہی پر احوال کلا براق ادنی تھا سبکی اک لاری بھیر اتنا علم سے کل اونکا طان یہ الفت اونکو تھی سب سے کہ وہ تو بیشک ہو پڑتی سخت مشکل برادری مگر عیسے کی حسرت کہ اصحابو نکا اونکو دین دن فکر</p>
<p>در مدت یکا منقبت صاحب و الفقار ولد ل سوار رسی افتد وہ چار دن با یغیر تھے طرح</p>	<p>بہینہ جسے میں گنتا ہوں طرح پہیمہ جان جو کون کی لاری</p>	<p>وہ غصہ جابر تھے ہر جا پر</p>	<p>وہ چار دن با یغیر تھے طرح</p>

<p>ہر شخص سے اور ہر حد سے کہوں صفت اور کچھ نہ ہوتا کہ یہ اس کا ذکر کی صفت خیر عرض ہو جس سے پیہر کوئی اس کو سمجھنے کی طرح بیک نوازبان کہوں کہ میر وہاں تو فیاض بیکو سب سے سوئے نہیں اب اور یار جہاں کے حکم بلا بیان اور ٹھانا میری یہ عرض ہے اب سے یا</p>	<p>کچھ چاہے کوئی اور نہ کہ کسی کہ دل میں چھوڑ دیا ہے کاکڑ بہلا یہ کیا ہو اور کیا اس کی فکر ہو رہی خلق میں سب سے بڑی سمجھتے ہیں اس کو اس کی طرح منہ جات بیکو قاضی الحاجات</p>	<p>مخصوص میں نہیں بنی کا نام نہ بانی نہیں یا ہوں میں ایشا زبان بیان اس کا خدا ہی ہو اس سب کا بیکو پیرا کینک نبوت جو میری آخری پرہ منہ جات بیکو قاضی الحاجات</p>	<p>کہوں کہ نہ سوئی ہو کسی طرح اور اس اپنی زبان میں بیان وہاں کچھ مصطفیٰ ہی سے ہوا علی کو جان کہ اور نہ کہ بیک خلافت ختم ہے وہیں علی یہ میری ادب است ہوں کہ کہ مشکل سخت وہ مجھ پر ہی ہے یہ اب میں مانگتا ہوں تجھ سے ہر اجابت کے لگا پاس دعا کو رکھو تم وہاں سے لگا کر</p>
<p>تو بھر میں مدعا پر ہے آؤں خیال آئے کہ یہ دنیا ہے فانی دن فرزند بیکو نہیں ہے وہاں حالت ہے گی اور اپنی یہی تھا سچ محکم کیا کروں میں اویٹ جب بہت سی پائی تھے یہ کہہ کر سے نکلا ہے سر و پا کسی جاہل نہ تھا آرام محکم تو تھے یوں کہ اول سے تکرار</p>	<p>تھیں کہ سر نہ تھی اپنی خدا چاہے کے دن کا نہیں آتا کوئی اس سے کسی کہ ہم سے فقط اور کوئی کہ وہ محکم ہے کیونکہ اور تین تو بھرنا جا رہی تھیں یہاں تک صبح الصبح نہ تھا وحشت سوا کچھ کا محکم کہ ایک زندگی سے تکرار</p>	<p>فلک کے ہاتھ میں تنگ آیا عبث ہو جب میں نہیں آتا الگ ہو جائیں گے کہا کہا کوئی کیا دل کہ جو اس سے نہ تھکا نہاں روں شور سے دل نہ تھکا کہ کوئی نہ تھکا نہیں کچھ پاس تھکا کوئی محکم نظر آتا جو انسان رہاوت کے تھکا خانہ بڑھتا کہاں تک شورش مستی میں تھکا میاں چھو جو ان کے ہر پاں پر میاں قور میں نہ تھکا بھائی یہاں تک ہوسا مان و نکو گئے لیکر چھ وہ اپنے گھر کو</p>	<p>تو اڑا کہ غم کا میری دیا پایا کہوں ہر باد میں اپنی ہوائ پڑی گی رفت آس پر ہوا تو بالکل اور کیا میرا خود خوا دلیکس کوئی کچھ خوش تھے پر اب لازم ہی ہے لیجئے تو رہ کر تانیں اور سے تھکا مجھے پہر ایک دن جوا گیا ہو میں اب جہاں کسی بسنی میں تھکا وہ اپنے سب طرح سے قدر تھکا اونوں میں خوبی اور تھکا وہاں ہے نصیب ان لوگو رکھا لا میری اس کے مال نہ تھکا</p>
<p>پہر ہما تک میرا میان پہنچا محمد بنی نام او کا ہی مشہور خدا کو ہمیشہ شاد رکھے رہے اونکو ہمیشہ تندرستی</p>	<p>کیا ایک لکھن میں آن پہنچا میاں چھو ہے عورت کا ہنر غم و اندوہ سے آزاد نہ تھکا گرد او نکو کے سنی</p>	<p>میں ان کے ہاتھ میں تنگ آیا عبث ہو جب میں نہیں آتا الگ ہو جائیں گے کہا کہا کوئی کیا دل کہ جو اس سے نہ تھکا نہاں روں شور سے دل نہ تھکا کہ کوئی نہ تھکا نہیں کچھ پاس تھکا کوئی محکم نظر آتا جو انسان رہاوت کے تھکا خانہ بڑھتا کہاں تک شورش مستی میں تھکا میاں چھو جو ان کے ہر پاں پر میاں قور میں نہ تھکا بھائی یہاں تک ہوسا مان و نکو گئے لیکر چھ وہ اپنے گھر کو</p>	<p>تو اڑا کہ غم کا میری دیا پایا کہوں ہر باد میں اپنی ہوائ پڑی گی رفت آس پر ہوا تو بالکل اور کیا میرا خود خوا دلیکس کوئی کچھ خوش تھے پر اب لازم ہی ہے لیجئے تو رہ کر تانیں اور سے تھکا مجھے پہر ایک دن جوا گیا ہو میں اب جہاں کسی بسنی میں تھکا وہ اپنے سب طرح سے قدر تھکا اونوں میں خوبی اور تھکا وہاں ہے نصیب ان لوگو رکھا لا میری اس کے مال نہ تھکا</p>

<p>کچھ وہ دیکھ کر ہے سوچتا غیر اصلاً نہ رکھی جہ سے کچھ بہر صورت میری گردن پہ لپٹا اوٹھا تو تھے وہ ہر اک بات لپٹا غرض جہ تک نام لپٹا میں فرستادہ نگین ہی آیا لگے وہ مجھ سے کہتے نہیں کسی کہا تو مجھے جتنا تھا معلوم مگر جب کہ مجھ سے بنت کچھ ہو زرق کا اور سکونہ پڑا وہ اول نادیاں لپٹا میں نہیں لپٹا ہے بہتر کوئی چھوٹا جہان میں جس قدر گھوڑا لپٹا کہ لپٹا پانچ فصلوں میں لپٹا خلل ہو دوسرا بڑا کر لپٹا خلل چوتھا جو سو رنگ کا لپٹا</p>	<p>کہ پھر مطلق رہا اوٹھ کر کچھ تھکتے تو آویستے نہیں اوٹھ لکھا ہے یہاں تک کہ خوفی سے تالکے اور فاسیدی تو گویا تھا بہشت عباد میں نہایت طے روٹکا اوٹھو بایا کہ نہ اس کو کہا کرتے کیوں کیا تھا نہ میں نے وہ قوم تو کی اوٹھ لے لینے چھت</p>	<p>سے ال اوٹھ اور اوٹھ غرض جو وہ کا تھا سوٹھا وہ کہ اب سے کوٹھا سا کچھ لپٹا وہاں جو تھکتے ہوئی تھی وہ قضا را ایک دن جو سوچتا زبیں گویا ہے تھا اوٹھو بایا ہماری خاطر اس کو کچھ لپٹا سو وہ کیا ہو جس کو کچھ لپٹا کیا خاطر سے اوٹھ کر ہم لپٹا</p>	<p>رہن بخش وہ نہوا اوٹھ کسی غم تو کیا کچھ اوٹھ میں میرا پہنچے ہی کچھ کچھ میں جہاں سے ہوئی تھی سو بایا لگے پڑھتا ہے اوٹھ کر میرا سوار کیا بہت کچھ وہ بہر صورت اسے کچھ لپٹا یہی لازم ہے میں کچھ لپٹا وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مراد بند ہا ہو جس کو دروازہ لپٹا ہت تھا ہے اوٹھ کر تھے وہ سمجھے اشراف لپٹا سو ہر اک پناہ لپٹا سر عیب بیوں لپٹا کہ ہول دیکھتے ہی جس کو لپٹا بہت لگے پانچوں لپٹا تو یہ کہ نہیں کوئی اوٹھ لپٹا تو سب کا ایک ہی ہے حکم اوٹھ مسوا دہی تھا پردہ ہن لپٹا کوئی کتا ہے تھی ہے نکوٹھ کچھ ہی میں نہیں اس کا خیر مقرر یار تو جہاں لپٹا اسے کہتے ہیں اس کا لپٹا</p>
<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لپٹا اسے لپٹا یہی کتا ہے سینکڑوں لپٹا نہ لپٹا اسے مارے گا لپٹا گدھا سینکڑوں لپٹا تو آجادہ ہے لپٹا</p>	<p>خدا فرمائی ہے کہ لپٹا جو بہتر ہے تو لپٹا تو لپٹا سے ہو جائے دار مفصل تجھ سے ہوا لپٹا تو لپٹا کا اور وہ لپٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>	<p>غیر اوٹھ کر کچھ لپٹا کس جو طبع کے لپٹا کل اوٹھ کر ایک لپٹا مقرر عیب گویا لپٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>	<p>غیر اوٹھ کر کچھ لپٹا کس جو طبع کے لپٹا کل اوٹھ کر ایک لپٹا مقرر عیب گویا لپٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>
<p>کہ جو شہوڑیں بھو بیاں تو لینے کا نہ قصد اسے نہ تھا نہیں لپٹا اسے لپٹا یہی کتا ہے سینکڑوں لپٹا نہ لپٹا اسے مارے گا لپٹا گدھا سینکڑوں لپٹا تو آجادہ ہے لپٹا</p>	<p>خدا فرمائی ہے کہ لپٹا جو بہتر ہے تو لپٹا تو لپٹا سے ہو جائے دار مفصل تجھ سے ہوا لپٹا تو لپٹا کا اور وہ لپٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>	<p>غیر اوٹھ کر کچھ لپٹا کس جو طبع کے لپٹا کل اوٹھ کر ایک لپٹا مقرر عیب گویا لپٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>	<p>غیر اوٹھ کر کچھ لپٹا کس جو طبع کے لپٹا کل اوٹھ کر ایک لپٹا مقرر عیب گویا لپٹا قباحت تیری صورت کی لپٹا</p>

فرستادہ نگین

سو آئسواں کچہر سائین
ادی بھونری کی شمشیر
وہ خود ایک ہوا خود ہوا
مسار کا ناکہ کہنے ہیں چپ
تند اوکے جو پہ جاتی کے اند
سب اوں کوڑی کو تو لہنا نہھا
نیل میں جسے بھونری کا گل ہے
سوا اوکے مساوی ہاتھ میں
کھڑی اکہ نہیں اوں میں ہے
اور اوکے کسے باہر نظر جب
تجربہ ہاتھ کو بھونری کے
جوتہ چنے کو اوں بھونری کا
جوتہ اوپر کوڑی بھونری
تہے بڑوڑ کے جو ہو کھو
کہو نام اوکا وہ بھونری
تو نام اوکا ہر بل اوکو ہون
بھونے دونوں کا اوں سے ہون
غرض جسکے ہون وہ ہون
اب میں ہون کیا میں
خصوصاً جس کو توئی یہ ہون
نہیں بھی ناکہ اوکا ہون
او کو جانتی ہون خاص ہون
شریعت کے موجب ہون وہ

و ہندو سمجھتے ہیں کہ لاریہ
 منہل مہاراجہ کہتے ہیں پیار
 بھی ہوا نام اور کا کھڑے یا
 سمجھتے ہیں اور دو لکٹ چھا
 تو ہر اول تو اس سے بہت
 رشتے دیوین اور پھر نیو یا
 منہل کہتا اور گندہ بغل ہے
 زخوب اور سکونہ بدی تاجہ مین
 زبان اپنی مین میں اور کھر
 تو لگا پاٹ اور کتے ہون
 تو وہ دونوں پر یا لکھتے
 تو ہنسا کا نام اور کا ہر زما
 سب کھوٹا اور کا اور کھڑے
 تو اس کھڑے کو کو مطلق کر دو
 جہاں تاجہ مین اور پھر تو ل
 وگر کو لکٹ پر بد اور سکون
 کہ سوہ مین کہتے ہیں اور کا
 تو اس کھڑے کو لکٹ کھڑے
 سب کھڑے مین تاجہ مین
 کہ دیکھ اور سکون اور کھڑے
 تاجہ مین اور کھڑے
 و سب مین
 مفصل لکھو اور کھڑے

[illegible]

کہو خزانہ رنگین
 کہا کہ تو این خمی سار ہند
 اسے کہی نہیں کہتا ہر محبوب
 تو اس ہونری کشتہ امی ہج
 تو سچ کھنہ ہون کامیاب نام
 وہ دین او سے سب ہائیں
 نہیں عشت سزاوے ہوتی ہرین
 و لیکو مغل جو ہر قریب ہشت
 تو او کو مہر چستے میں ہونی
 کہے اس ہونری مہی نہیں شک
 بہت لہجہ میں دیکر دام او کو
 اسے پہچاننا ہے سخت مشکل
 کہوں باب او کو جو میسر ہوگی
 جہاز وہ خواو کا خبر دار
 بلانک حال او سر ہونری بد
 ویا ہون ریت سر ہونری کو
 تو اس میں وہ گہر نہیں شک
 تو اس میں ہونری کو ہونری ہشت
 فرو شندہ جو ہر جام ہونری
 اسے بد چاہی ہونری ہونری
 اسے لستے میں ہونری ہونری
 جو وہ ہونری ہونری ہونری
 وہ ہونری ہونری ہونری
 رکھو یا و او کو شکرت ہونری

کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے لئے ایک اور چیز کو چاہے۔

اوسے سب کچھ میں اپنا دل لایا
وہ کہوڑا جو نہیں کرتا بیکٹا
بہت خوشی ہوئی خانہ میں سے
مبصر نے بیکٹے میں اسکو
کھے تو جھکو بھی اسکو بتا دیا
شے سوداگر اسکو کھوڑا
وہ لاغز خواہ ہو اور خواہ موت
بہت سیاحی کی ہو پست
اوسے کہتے ہیں ہندو کی جیا
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چوٹا
چپتا ہے قمر اوسے کہتے ہیں سار
سموں میں جگہ ہے گھوڑے کا غم
کشتہ درود سے کہتے ہیں لال
صواب اور عیب نکلتے ہیں اور
ستارہ لوگ کہتے ہیں اور سب
جواب اسکا جادو میں لایا
اگر آنکھوں تلک اسے فشتا
اگر فشتہ میں لایا کہ بال بک
سفید ایک آنکھ میں لایا کہ
فرد شہد کو سوز کا پنجہ سے
جھڑ جھڑیا باطن میں بھلا
گراں یہ ہاتھ لایا تو نہیں
ولیکن سفید ہی ہو کر

کہ ہر مضبوط یہ کہوڑا نہایت
اوس کوئی نہیں کہتا ہے جیسا
نظر وہ دیکھتے ہیں اس سے
کہ جسکے ہونے سے کھانا
کہا کر فرہین سب جسکو تیر کو
کہ وہ ہرگز نہیں ہونا سہی
ولیکن وہ چلتے ہیں بہت
تو جان اسکو کہ یاد نہیں یہ کم
تو اسکو کھوڑے کو کھوڑے میں کہا
نہیں ہو گا کہی کھوڑا وہ مونا
کیجئے نیلے سم ہو تو ہر ہیر
تو پھر وہ ہوزیادہ یا کہ کم ہو
کہ جھڑیا یا تو کھوڑا ہو جو حال
کہ جو باور اسکو کھوڑے سے
تو فاعل سیان میں لایا
نوسے وہ ماہر وہ ہی ہو جیسا
توینے کا کھوڑا اسکو تنگ
تو لازم ہو کہ مالک اسکو
بہت بدین اسکا نہ تو
یہ ظاہر دیکھتے ہیں ہر
وہ برعکس اسکو کھوڑے سے
تو جان اسکو کہ ہم کہتے ہیں لال

بہند اسکو سوا کر تو نہیں
کہیں میں نہ گراں اسکو
جو پوچھے کوئی کیا ہو بتانا
بہت سیدہ ہواں اسکو
وہ گھوڑا جسکا جیسا ہو کھوڑا
جو کھوڑے بانوں کے اثر میں
سب اسکو فوجی وہ کام کا یا
مغل سب اسکو نہایت اسکو
لگا ہو پٹ جسکا بیٹہ سے یا
سیچہ اسکو توبہ اسکو شک
ہویشہ گرم بیت اور کوہ ہیر
بہت کہا و گادہ ہو کہ کو کھوڑے
تو اہل ہند اسکو کہتے ہیں سب
فصل چارم و سیان لوان سیان
کہ جو باور اسکو کھوڑے سے
تو فاعل سیان میں لایا
نوسے وہ ماہر وہ ہی ہو جیسا
توینے کا کھوڑا اسکو تنگ
تو لازم ہو کہ مالک اسکو
بہت بدین اسکا نہ تو
یہ ظاہر دیکھتے ہیں ہر
وہ برعکس اسکو کھوڑے سے
تو جان اسکو کہ ہم کہتے ہیں لال

مری بھی پڑے کہ کھوڑے میں
وہ اسکو نہایت کو نہیں کہتے
تو کہ تو یہ ہے کہوڑا کا کھوڑا
تو کھوڑے باور اسکو بے غم
تیر کوں ہے مقرر نام اسکا
تو پھر ہے وہ کھوڑے کو کھوڑے
وہ سوداگر اسکو کھوڑے
تو جیسا کہتے ہیں ہندو کہتے
فلاح اسکو ہندو کی جیا نہایت
یقین پھر جان کہ کھوڑا
بہت چلتے سے ہوتا ہوا کھوڑا
اور اسکو کھوڑے کو کھوڑے
مغل اسکو کہتے ہیں لال
کہ فاعل سیان میں لایا
نہایت کھوڑے میں لایا
اوسے کہتے ہیں ہندو کہتے
وہ باطن میں لایا کہ کھوڑا
مبصر لوگ اسکو کھوڑے میں لایا
کہ کھوڑے کو کھوڑے میں لایا
تو مغل اسکو کہتے ہیں لال
تو کھوڑے کو کھوڑے میں لایا
تو کھوڑے کو کھوڑے میں لایا
تو کھوڑے کو کھوڑے میں لایا

مری بھی پڑے کہ کھوڑے میں
وہ اسکو نہایت کو نہیں کہتے
تو کہ تو یہ ہے کہوڑا کا کھوڑا
تو کھوڑے باور اسکو بے غم
تیر کوں ہے مقرر نام اسکا
تو پھر ہے وہ کھوڑے کو کھوڑے
وہ سوداگر اسکو کھوڑے
تو جیسا کہتے ہیں ہندو کہتے
فلاح اسکو ہندو کی جیا نہایت
یقین پھر جان کہ کھوڑا
بہت چلتے سے ہوتا ہوا کھوڑا
اور اسکو کھوڑے کو کھوڑے
مغل اسکو کہتے ہیں لال
کہ فاعل سیان میں لایا
نہایت کھوڑے میں لایا
اوسے کہتے ہیں ہندو کہتے
وہ باطن میں لایا کہ کھوڑا
مبصر لوگ اسکو کھوڑے میں لایا
کہ کھوڑے کو کھوڑے میں لایا
تو مغل اسکو کہتے ہیں لال
تو کھوڑے کو کھوڑے میں لایا
تو کھوڑے کو کھوڑے میں لایا
تو کھوڑے کو کھوڑے میں لایا

لے اہل علم سورہ غلاب بیان نامہا کر بیان غرض کیا چھوٹو میں عیب
جلد جب تک کہ گور اہل منزل
بڑی ہر گشت تو کمری نہیں ہے
اوشے کو چھ کہ صاف تو
بہت کہ کیا سوسو گاموٹا
نہیں کچھ کی کچ اور بیان
کہ بیکھو اتر رہو گام خور
کروں بیان کیا میں کی تو
بی بی سنا تہہ ہر فرسے جانی
بنو جاب مجھے تو تہہ لیا
تو تہہ سکورہ گور انہیں
انہیں لال کہتے تہہ میں عیب
سے گور اہل میں اہل جہا

ولیکن جو فعل ہے اہل ایران
کسی پادشہ کے سفید یک
انہیں پہنچتے ہیں لوگ سار
کے کہ کوئی اگر کچھ کو ہے جان
اگر ہو گور گور یا کہ کسجیاب
وہ کہتے ہیں یہ اس طرح ہے
اگر ہے شک کیا کچھ غم ہے
اور او سکے بعد بریق اور پور
سنگ ن سے گور کچھ در
سناپ فصل پنجم کا بیان ہے
غرض کیا چھوٹو میں عیب
جلد جب تک کہ گور اہل منزل
بڑی ہر گشت تو کمری نہیں ہے
اوشے کو چھ کہ صاف تو
بہت کہ کیا سوسو گاموٹا
نہیں کچھ کی کچ اور بیان
کہ بیکھو اتر رہو گام خور
کروں بیان کیا میں کی تو
بی بی سنا تہہ ہر فرسے جانی
بنو جاب مجھے تو تہہ لیا
تو تہہ سکورہ گور انہیں
انہیں لال کہتے تہہ میں عیب
سے گور اہل میں اہل جہا

کچھ کہتا ہوں او سکے دیکھ سرن
تو او سکے ہی بھان ایا رنگ
بہت بد جاتی ہیں لوگ سار
جواب او سکے ہر ماہی ہر پور
تو ساری اہل ہندو اہل پنجاب
بڑی اس گشت اکثر ہر ہا
سنا چھ ہے گور اس گور
ولیکن بڑوہ جو ہر ہر ہا
نہر دوس او ہر ہر ہا
بیان فصل پنجم کا بیان ہے
غرض کیا چھوٹو میں عیب
جلد جب تک کہ گور اہل منزل
بڑی ہر گشت تو کمری نہیں ہے
اوشے کو چھ کہ صاف تو
بہت کہ کیا سوسو گاموٹا
نہیں کچھ کی کچ اور بیان
کہ بیکھو اتر رہو گام خور
کروں بیان کیا میں کی تو
بی بی سنا تہہ ہر فرسے جانی
بنو جاب مجھے تو تہہ لیا
تو تہہ سکورہ گور انہیں
انہیں لال کہتے تہہ میں عیب
سے گور اہل میں اہل جہا

برو کین اپنی ناکارست
نہیں ہے اور بائیں کی کچ
سب سے کہ اچھل ہر ہر ہا
پیر ہے کہ او سکے ہر ہا
جرا او سکے نہیں کچ جاتی ہیں
جو او سکے گور ہر ہا
بہر ہر ہا کہتے ہیں ہر ہا
ہے اس کے بعد کی اور ہا
کہ ان سے ہر ہا
فصل چہم در بیان عیوب ہر ہا
وہی ہوتا ہے کہ لنگ گور
خدا ناکرہ گور ہر ہا
وہا باندہ او سکے لکیر تہا
یقین جان او سکے گور ہر ہا
کوئی سوداگر او سکے لکیر تہا
مگر کہتا ہے چوٹی چوٹی چوٹی
اگر کوئی دندان کہ گور ہا
نہیں چوٹی چوٹی چوٹی
زیادہ اور ہر ہا
کہ کمال خب ڈال لیا سکے
اگر تارایت ہر ہا
انہیں عیوب ہر ہا
بیان جہا ہا می اس عیب در ہا

نیکم کہ بابا قالدراست
جرا او سکے ہر ہا
ہے او سکے لکیر تہا
اب او سکے عیب ہر ہا
ولیکن اہل ایران ہر ہا
تو کہ سب سے کچ ہر ہا
کہ ہو بعد او سکے ہر ہا
اور تر کہ ہر ہا
نہیں ہر ہا
تہا وں جس طرح ہر ہا
کہ جو کہ اہل لنگ گور
تو ہا کہ او سکے گور ہا
رہ او سکے ہر ہا
تو ہر ہا گور ہر ہا
وہ گور ہر ہا
اوسے کہتے ہیں لکیر تہا
تو وہ گور ہر ہا
بہر مرگ او سکے ہر ہا
مگر راز بابا بلکہ سو ہا
وہ گور او سکے ہر ہا
تو ڈال کے سفید او سکے
بہت عیوب ہر ہا
جو چو تہا وں ہر ہا

مرا کر

مرا کر

مرا کر

<p>اوسے باد کی دھواؤ کمانی یقین سے خوب ہوا کی دھواؤ انگوٹھ سے زیادہ چھوٹی اوسے دھواؤ کمانی باداؤ جو ہر دھختہ رستہ تو پہنچاتا نہیں سکے سوا اسکی دھواؤ اور دھواؤ بھی گھوڑا ہوا پکارا دھواؤ کو صدی سے کہ تا اوسکو دھانسنے دھواؤ بھرا دھواؤ کو کر کے گل نہیں دے ہیں گھوڑا گھوڑا اوسے کوٹ کر باریک تیا ہے مینے بہت سے آزما یا ملا دھواؤ کوست کر عقل کو گم اوسے نصف صبح اور نصف رات شکر برائے اسکے آگے نازہ کہ سمجھ کر کھدست اوسے شہیا بچے کرچا زنی کا کوئی مارا تو تب تک اسے مر نہ سکی اور اوسکو ڈال کر ہاون میں کھجور شربت یا کھیر ڈال سمجھ کر یونہی لپٹا کر کھانے کو تو ہم کہ جسے چاہا پھر نہ زنا</p>	<p>ہے گام نہ گھسٹے گا بانی کہ چھوڑ گا وہ پیچہ سیکڑوں کو دیا اک پیچہ کی لکڑی جو چھوٹی کہ تا وہ اپنے گھسٹے کو جو ہلاؤ تو جبکہ اوسکے فوطوں کو لکڑیا دین کر ڈال خستہ اوسکی فوط نہواں چھین کر کوئی فطر مٹکا کر کے کھانے کا چھ وہ سارا لٹرا اور سکوٹا بہت گئی کو بیٹے ہاتھ میں ولیکن اس طرح میں دینا دیا لاکھ کر اک یا دھواؤ مری اک خیر ملان فٹا تیا مٹکا دوسیر دودھ کو گوی چاہا ملا نصف صبح یا موٹہ چا دیا چاروں طرف سے دھواؤ دے اوسے دھواؤ میں تیا وہ ہوا زنگی گھوڑا ہوا غرض گھوڑا بھانڈا کھلا پر اوسے چھوڑ دیا دھواؤ دھواؤ ہی دھواؤ میں کھلا سب سے کوئی دھواؤ پر اوسے چھوڑ دیا دھواؤ</p>	<p>سو ہر دھواؤ کمانی گھول بلا بانی میں دیکھ اوسے تو کہہ کہ با دھواؤ یا بانی کہ لاکھ تھان پادھواؤ کو وہاں ہر خطہ کر کوٹے پر سو پٹ لاکھ عروہ میں کہ ہے خطرہ رہی گزردہ ہا کوئی سدا بڑا اوسے میں نہواں پھر باد میں سیر کم اسی خطہ کو اکثر مرد عاقل تے آتے ہیں اوسے چھوٹے کہ جاتا یوں گھوڑا فطر وہ موجبات کہ ایسا اول فرد تو بہتر فرج ہو تو اوسکو دھواؤ سرکے نال سے اوسکو پلا کر تو اوسے ہی پلا یا کر اوسے زیادہ صبح میں اوسے چھوٹی کہ ہیں طراوت و تر تیرا ہنر اوسکو تو سکر کر تیرا مٹکا اک چھوڑ دیا میں کھجور کہ ہوا اسے پھری گھسٹے پر تھان اوسے پلا کا چھوٹا کہ ہوا اسے ہی پلا کا چھوٹا</p>	<p>کہ تھاجہ پادھواؤ کمانا اوسکا سو ہا کہ ہوں کہ پانچ ہا اگر جو چھوٹی کمانا ہوا بانی اوسے سے قانزہ کی طرح نہواں کہ سب لاکھوں لاکھوں کہ پروا ہو گیا تھا اوسکا ہوا نے کر چیلے لچو نہ اندر تو چھوڑ جان میں تھاجہ ہا طرح اوسکی تباہی تھاجہ ہا پس لانا اوسے غیر اوسکا ہوا چلا دے ہیں اپنا دھواؤ مار دیکھا ہنر اس میں اکثر کھلا یا کر یوں ہی تو اوسکو پلا اگر نہیں سے کوئی دھواؤ ذرا گھوڑے کو نہ کوٹا چھوٹا نہواں جاری اور کھپت گزردہ تو اس سے ہی ہو تندرستی ہی چھان قونچ کی جان علاج اوسکا تھان چھوٹا مری فطر پیریکہ افراکوٹ صبح لائیں ایا کوٹ ایدست اور اوسے ہی دھواؤ ہنر اوسے ہی دھواؤ</p>
--	---	--	--

فرسندہ مریم

سوچنے لکھری اور گریہ کر
 کر دینیں اس میں سے بھلا لگا
 نہیں اس میں سے کی بھلا لگا
 سمجھت اس میں سے کی بھلا لگا
 اسی کو کہ مریب اول فرزند
 ، لیکن کہ یہ وہ پانی کی قند
 سے جو بند ہو جاتا ہے محکم
 بڑا کار او کی پیشانی پر کہہ ہا
 تو یہاں اس کا نہیں ہے کچھ سینہ
 ارشاد کی کو بلین اور توں ہماری
 دو عین و عین این اور جو بھلا
 جو بھلا گم گری کی ہو تو
 براؤں کی عین اس میں دوزی
 ویا لگا کر اور اس میں دست
 جا بواو کو بھلا تو کو گل
 ویا ہند و ہند کی بھلا لگا
 یونہیں کہ ساتن ملک و ہیم
 ملا فیون کہ پانی میں آتا
 وہ سچی اور ہندی میں با یک
 رکھ لاون تیز کو اس میں کہ
 بھلاو کی گہاں اک جہ بنانا
 جو بھلاو کو اس کا یا سپنا
 ہر بھلاو کو اس کا یا سپنا

دیا کہ اسے بنی یوسف بنی الکثر
 شہر کے سب سے بڑے زمیندار
 بنایا جو پھر اس کے توبان
 منگا کر حیف کے دوسرے گری
 کیا کہ باجیج تو ایک اوسکو پڑ
 کہ تاجہ اوس کے بھائی کا بیٹا
 تو پھر موتا سوا چار ہفتہ تک
 بیٹا ایک نہ رہا اوسکو دوسرا
 وہ سینے زمر کا گھنٹہ
 مساوی لاکھ کچھ ہزار کی
 منور کا قدر تو فسکر کا
 تو بانی شہر گرم اوسکو باقا
 تو جو این سار کو لچو جوش
 لگا پر آگ کی خبر کا مگلو
 کچل کر با پھر کا دین لیر
 سے اوسکو بتانا ہر دم نا
 کہ تا کہل جا با کا تیرا عدم
 اوس نے کا بنا ان کا بنانا
 غرض موزون کو تو بنی
 سر کہ لہو سے کو پہل میں
 سحر اور نام تو اک اک کہلانا
 کہ آج کا ہے اور یہ سینا
 پسینا کو کھم و در و در

بہت اوشے بھی ہوتا تو ہم
 ٹھوکانوں کی دیکھتے پتھر
 خدا کا کردہ گروہاؤں میں
 انہیں میں سے پانی میں
 یقین ہے اس سے بھی
 جو پانی بنی ہو جاتا ہو
 کروں پہاڑ کو اس کو
 اگر سمجھ کر لے آتا ہوں
 دیکھنے میں وہ گروہاؤں
 پراونوں کو لوک یا پھر
 نہ دیکھو انہاں کی
 لیکن تامل سے اس کو
 یہ سن کہ جو پانی
 اسے تو آگ میں
 لگاؤ ایک ہی کو
 ذرا سے موٹہ کر دینا
 دیا کہ یہ پھر
 اور آگ دیکھو
 مگنا پھر یہی
 غرض وہ جو
 جو کوئی تر کا
 اور کو اور
 دیا یا نہ

پس بے شک بهر حال کلام
 بدست علی بن ابراهیم بن محمد بن
 نوهر تو یاد کر که در مری پند
 رسیده آرد و آنستو نسیه یاد
 و این گو یا نه ایوی تو گنگ
 تو بهر حال تا جلد بهاد که
 تا و ن سهل تل و نجو معلوم
 که تیرا نه در طلق و کله یاد
 تو که او کسی در و کی تو به تذییر
 کچل که او سکو جلدی که کلا
 ده باطل صفا بهر حال و تب
 زیاد و اسب مست و ابر
 تو که سیه بهر جوی این ای
 و بهر حال این ای
 خدا چاک تو و ده جاد و در
 که او و شام که بانی مری
 او به پانی مری به
 مکه حاجی بهی تو او تخی بهی
 برام بهن و چیزین که
 تب و س که کو که او
 تو لازم که و او سکو
 او تر خوب که پند و
 که حین جان و هرگز

بلا یا کسی بانی بن تربتیک	لہو پو تو نسا مو قوت جب تیک	سے دیبان در کپہ بعد از د	کہ پتلا جو با کا طر با ہر نہ خون
اگر پتلا جو تودہ دوا کر	و گرنہ دے لے پتلا پاد	من کا اک باج فوے پر حکامی	علا نصف اس سے مرصی او پتلا
بہر او سین تو ترا آتا تو ملا دے	کہا کر پیلے پھر بانی پاد	مگر تپستہ بن پھر کھانہ گن	بستہ را و سکو پھر انہی تکر
و با کر دے یہ بات عروہ	و تیک کہ جب تک تو دے	اگر گرانکہ میں گھوڑ کو کچھ چوٹ	تو پستہ کا نہ چاہی کہ چوٹ
چبا کر دن تو اور باسی بانی	کئی دن ہو تیک او کی مین بانی	اگر پتلا پڑی ہے تو مگر دیر	تو کر او کی دوا کی پتلا
تھی یہ پتلا کھانہ پتلا	کہ ہو جاد کئی دن میں خل رو	و یا تو تھی ہی مین پتلا	پتلا تو پتلا کھانہ پتلا
و یا پھر اک پتلا تو گس کر	لگا کر پھر تو پتلا	و یا پتلا خوار دے کوئی پتلا	تو پتلا کھانہ پتلا
پتلا پتلا و سکو پتلا	کہ پتلا سے او سے آرم پتلا	و یا بازار سے لے گیر و پتلا	سہ چندان او سے پتلا
بہم پتلا و تو لکو ملا دے	نہ سے پتلا پتلا	و یا پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
اگر پتلا پتلا	تو پتلا پتلا	او سے پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
جہاں پتلا پتلا	او سے پتلا پتلا	و یا پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
جو پتلا پتلا	نہ پتلا پتلا	مگر دگل تو پتلا	پتلا پتلا پتلا
اور اک گل دے تو پتلا	تو پتلا پتلا	دوا اور دوا	و یا پتلا پتلا
پتلا پتلا	نہ پتلا پتلا	کہ پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	غل پتلا	تو پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	مسادی پتلا	پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	تو پتلا پتلا	او سے پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	پتلا پتلا	و یا پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	پتلا پتلا	اگر پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	تو پتلا پتلا	پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	پتلا پتلا	لگا کر پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	تو پتلا پتلا	و یا پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا
پتلا پتلا	پتلا پتلا	پتلا پتلا	پتلا پتلا پتلا

پتلا

پتلا

پتلا

فرستادن گنبد

تکلیف برادران و جوانان علی علاج و دوائ

تکلیف قراو

<p>تو البتہ رہیں بال اسکے قائم نہو گا نفع مطلق انتہا میں زیادہ تو نہو دوسری قسم نکلے اور سکھو اسکی دوا چکا اینوں کی دلی تو ملک کہ ہاتھ پیر و جھولتا ہر گھوڑا تو خالص کیسے چھوڑے گا ہنگام کہیں کر بعد دانہ کے کھلا دے دیا کر پیار سے پانی کے اوپر کھلا دے پہل پہلا کر اسکی غرض کہ نہیں بچیں تو کہہ کر نکال جاوے کھجے کی تری دھانس پھلتا رہے بھی خبریں بہتور تو سن کھنکھناتے دن جنگو اکبر مائے میں تیار کے جو کہ بہت سے نہیں بہت ہوں جانا تو پھر بس انوکھا البتہ دے مجھے معلوم ہے وہ طرح سے برا جو این بھی ہوا نہ نہتھ بھی کہ سب چیزوں کو لینا تو سادہ رو میں ڈال دے اس میں ملا کر تیرے سکون کھلا دے میں ہی بات تو سادہ کی تو کیفیت دھانس</p>	<p>جو سینکے نہیں گم اسکو تو دھانس دے کر ناعمل بہ انتہا میں اگر بالکل نہو جاوے گی بہتر وہاں کہ چار بارہ دفعہ پھر آنا مائے کا اک یا دھانس دیا کر روزاک یا فوسے ہمار بچتے نہیں نہا کھانا اسے ہو بل میں کھانا بقدر کچھ پیسے ہر کے لیکر دیا پھر آدہ یا لیکر کٹی اسے پیشاب میں آدہ دے یقین ہے یہ اسکو نہ ہانس نہو دے دھانس اسکی تکلیف اگر گھوڑا ہے کہ جو کہی قدر اگر کچری بھی اتنی ہو تو ہر خوب دے دے کے اوپر کھانا فراغت میں گھوڑے کے گرسے سنا ڈاب کہوں ہیں ہر طرح سے غرض اتنی بھی نہ کجری نہ ہوا روایت اسکی ہون کرنا ہر راہی اسے پھر ان کی ملی میں تہر جب اسے گدین یا نچ یا اگر اس سے زیادہ کہ کھلا دے</p>	<p>کہ نکلیں گے نہ اتنی جا پھر مل تو پھر یہ یقین ہو جاوے تو نہ نکلیں اسکو بھی اس خیل تو پہلی ہر جو اسکی جا پھر ملی ملا نصف اس میں سے بھی پانچ بنا کر اسکی پوڑیا ایک لیسر تو پھر میں کہوں یہ وہ داکر نہو اد رکھنے دے پھر سے کتر تو پھر دوا چار دن دے اسکو پیابنے کی تھی یا دے سنگا اور کوٹ کر کر اسکو تیا دیا کر شام کو دے اسکو ہمیشہ یاد پھر اسے ہر ہنگام اسے کہتے ہیں یہ دھانس بھی بہتر ہے اسکی کو شک سے رہے پھر فائزہ دے اسکو پھر کہ تو دیکھ اسکو کہ لے لگی گا تو کر ساری کے نسخے کو جا سنگا باز اسے یہ سب کہیں سبھوں کیلئے تو جو کہ دے برا دھانس کہ جس میں چھانی برا دھانس کہ ہوا دھانس کھانا بعد دانا دے دل فروز</p>	<p>تصاحت میں ہے لیکن بھی حال دیا دھانس سے بھی سینکے سنو اگر او پھر ہی ہو نہ نکلیں جو چاہے نہا گھوڑا چھوڑ دھانس دیا اک یا دھانس سو کھلا دے جلا اہوں میں اسکو نہتھ جو گھوڑا نہا نہا ہر گھوڑا رکھا اسکو پھر کہ کر کہ کر اند نہو دھانس میں فائزہ جو دیا اتنی ہی پی یا نہی کے دیا لے پھر جو این ہے یا ہفتہ دھانس میں ان دھانس پھر دیا پانی یہ اتنی ملائی جو گھوڑا خشک کیا نہا نہا مادی بنگانی اور نہا کھانا چاہیے بہتر یقین ہے اعادہ کھانے کا جو چاہے انوشی کھلے ساری نکلیں انلا اور ہر ہنگام مفر کہ سمجھ کی بھی ہر حال بہت سے دھانس اور تو ہر پانی ہوا اسکو بید نہا نہا تو گار بقدر لکھتے پھر کے میں دے</p>
---	--	---	---

فرسنا سہ رنگین

دولہ
علاج سلسلہ اول علاج

علاج شیر دم و شیر مری از سلسلہ شیر مری با بیان

بشدت با بگری یا موی جلا چشمہ مضمر گر چہ اگر ہو اگر با تا ہو کھوڑا کجا دانا رکھان و نو کھوڑا کوٹا کوٹا موزاں دوست کا بجا دے یہ جو کوئی مہم کوٹا مری جان نہویر اٹھ پیسے بھر سے وہ کم جنا کا غدلی بھر تو ایک کئی یہ سن رکھ تنگ گھوڑا کا لگر بتاؤن اب کہ او کو تکلیک کر کھا تو مان میرا نکرو یہ پہر بہر بجا بانی پلا دے کہ گر ہے فائن تو اور بھی دے نہ کہ جو خوف کچہ گری کا زہنا نحال او پے تو پھر جابو لے اے مینے بہت سے آزمایا دینا شیر دم کے حق میں کم متمالی میں تو ان کی بہرہ اگر تو چاہی یہ ٹھنڈا سو گھوڑا بہت چھوٹے ہوس گھوڑا کو طقت اوسکی بہت موٹو تو اوسی کی وہ لٹا کا قائل سور و رنگین اوسکی کا کر	ہمیشہ فائدہ کرتا ہو سارا بتاؤن اوسکی بھی کر تکلیک کر تو پھر کھوڑا تھم دے کے کھانا سب سے کھانا کا ہی سبب بنایا تھا مجھے سو یا دے یہ اوسے مری کا بادی بچان یہ مین و چارون تک تو پچھم جلا کر اوسکی دوا سو تو دہنی توغم کی جہاں کی سویت کر وہ ہو جیتا کہ اچھت تک سنگا بازار سے پیاز و دیر تو لازم ہے او پر کھانا وگر تلام اوسکا کھتے بھی تو مکر راز ما یا سے بتکار گجر دم بول میں اپنے بکا میان باقی نے جھکوتا جانا کر جو دم بہت شیر دم ہے لگانہ نون سے نو کے زور سے تھم تو باسی بانی لیک تھو تھو یہ دیکھ سے رنجابت کی علت اوسکا گھوڑا بون پر چھو تو کہ کھنکی سب دیکھ جھوٹی قال تجہ ناخوش کر و انکس لاکر	جو موی جلا تو اتنا کم کھو ملا یا کر تو مینھی موٹہ مین یا و یا سنگو سو فٹ الک نو دیر بقدر وہ چھٹا نکا مین پر تو پہر بھر فائزہ دادم سے لیک منگا کر مینھی یا سو یا برابر جو موی سے کسی گھوڑا کھو گھوڑا چاراک تاکا گھوڑا کھو ہسکا بانی میں کاغذ کو تھونک کوئی کر شیر دم گھوڑا تر ہے کتر اک پاؤ بھر اوسین بار کس یون میں کر اٹھائی سکھ کر تو لے گری کا تو سب سے کچھ دو دو سے نسخہ لکھ لکھ کھانا دے کے کئی دے جو تھو شیر دم حوال نہ چھوٹے کسی گھوڑا یقین سے یون کئی دن چھک فوٹون پر او کو دین یقین ہے اوسکی بچہ خوب ہے پیرا دس گھوڑی بہ گھوڑا چھو اگر چاہے کہ گھوڑی لاکر برابر دونوں خیرین سیر ہو	دہی کے لئے سرکہ ڈال دیجو کبھی بچھو موصال ہی نہ در کا شباب و سپین ہون کئی کچھ دیا کر بعد ان کے دل فرور کہ ہے گھوڑی حق میں یہ کھت کھانا دے کہ کو دین ملا کر علاج او کا جگر ہے یہ بڑہ جا پیاز اسے لکھتین دن کر رکھ او سپر اوسکو و سپر چھو تو پھر کر یہ جگر تو دوسرے چھک لون او دے تو کہ کھنک تو لازم ہے کہ دہیا او سپر تو کر سے کر فائدہ تو اور دیجو سنگا بازار سے سو کھوڑی بان کہ تا اچھا ہو جلدی ادل افروز تو بچان اوسکی کھنک خوشی جان تو کر یہ ڈول جو لکے جوڑا تو وہ گھوڑا تر اپنا رہے گا کہ تا شہوت تو اوسکی کم کھو دل کو دہی مرغوب کھو کہ دہی موی نہایت تو اوسکا مین کھنک کھانا تین دن لافروز
--	--	---	---

وہا باہی اور دنی کسلانا وگر نہ ابتدا میں سخن در وہی سٹاوسکا جو نہ جاسکا اگر گڑی نری کچھ جتنے آج چوڑا ہے اور کچھ باریک چوڑا سمجھ لینا یہ کچھ دیکھو کہ تینا اوسکا ہوا ہے نہانی کمان باہی باہی فرج پر بار حق وہ پیا نہ کا اور پیکار کوئی گھوڑا اگر پھیس نہانی رگڑاوسن نیکر باہی کو پھیر اسے اکثر ہے میں آزمایا ملا دھوڑی سچی اور چونا اگر جہ نیکو ہو یہ بات منظور لگا تانبل اور سینہ پر اوسپر تو پھر سیدھے کھل آدین بال تو کسک بال و تلوہ سیکر یقین ہے وہ ان کے کلین بال پھر اس کے بعد کچھ نہ کرے اوسے تو ڈال کھد باہی کرے ملا پھر بول میں انسان جسٹ پالون کو پھیرے لگا یا کر اسے دھڑلے	کہ ممکن ہے اوسے الٹک لانا نہیں ہے کی گاہن وہ تو لازم ہے کہ کم در نہ کسل تو پھر الٹکی ہے وہ جتنے آج نہ کہ اوسکو زیادہ پٹ کر کہ گھی سرور سب اک پاوہو اور اوس کچھ میں ت ہو سونی کہ آٹا الٹک موقوف ہے یا تو بس فی الفور اسے آرام تو اوسکی سون و انجہ سے نہانی تو ان لٹکوں اور پر دل افزو نہیں مطلق کبھی فرس سمن آیا ملا باہی پھر نہ نہ نہیں دنا کہ گھوڑی کران ہو نہ کو نکل آدین بال و تلوہ نہیں ہے کا کاپا نہانجا نہیں ہے دل و تلوہ سیکر نہیں ہے دلوہ دیکر کیسا ہو جاری نہانجا باہی کے اندر ہے تر لگا پھیرے کہ اور پھر آد تو کچھ زنا نہ کر کہ نہانجا کہ لچھا تا وہ ہو بلکہ دل افزو	جب الٹک اوسکی آخر ہو نہی وگر اوسکا جسے کچھ ہے لینا سبب یہ کہ دیکھو کچھ چوڑی میں ہو کچھ اور پھیرے یا وہ نزدیک ہے کچھ کے آو اور اب تلوہ اوسکی سن چوڑ وگر ہے کہ ہو موقوف ہے کچھ اگر کچھ نہانجا یعنی انسان کی کچھ دیا کہ نیکل کٹ کی میں الٹک یقین ہے میں دن میں مرق اگر کچھ نہانجا کچھ پیا کا دن ہے یہ اوسپر کے تو میں کچھ نہانجا کچھ کچھ اوسمیں نہانجا کچھ کچھ میں نہانجا کچھ لگا یا کچھ اور پھر خشک نہانجا جو نہانجا کچھ کے باہانجا بہت سی پھر لگا کچھ بقدر تصدیق اس میں سے گرے نہانجا کچھ اور پھر سکون نہانجا کچھ اور پھر سکون وہا میں کاک مومنا کرا دل	تو دن و تلوہ اوسے دانا نہانجا وہا گڑی پڑے گا پٹ کچھ کہ ہو کچھ مقرر دوش کم دار تو لازم ہے کہ اوسکو کچھ پیا ہے کچھ اوسے لٹک دی تو پھر میں کچھ کو نہانجا تو زخم اوسکا بہت ہو نہانجا مکران یا ہے یہ پیا بار مل اوسکو ہاتھ تو خوب الٹ وہ دلوہ اوسکی نہیں ہے نہانجا عمل کرنا تو کھنے پر ہمارے کہ تا وہ کاک کر دی برابر وہا کاک اسے سے کاک پو تو پھر اور پھر دوبارہ عمل کر کہ عقب اور ستارہ دھڑلے تو پھر کلین باہی بال جلدی تو نہانجا اوس کے باہانجا اوتار اوسن کر اور پھر تلوہ پو اوسے پھر کاک کر تیار کرے یو میں کرا کٹ کاک روٹک ملاسے میں اوسکو پھر کہ اوسکے پھر پھر پھر پھر
--	--	--	---

تو پھر میں کچھ کو نہانجا
تو زخم اوسکا بہت ہو نہانجا
مکران یا ہے یہ پیا بار
مل اوسکو ہاتھ تو خوب الٹ
وہ دلوہ اوسکی نہیں ہے نہانجا
عمل کرنا تو کھنے پر ہمارے
کہ تا وہ کاک کر دی برابر
وہا کاک اسے سے کاک پو
تو پھر اور پھر دوبارہ عمل کر
کہ عقب اور ستارہ دھڑلے
تو پھر کلین باہی بال جلدی
تو نہانجا اوس کے باہانجا
اوتار اوسن کر اور پھر تلوہ پو
اوسے پھر کاک کر تیار کرے
یو میں کرا کٹ کاک روٹک
ملاسے میں اوسکو پھر
کہ اوسکے پھر پھر پھر پھر

گر زمین یہ نسیخے آوے
 اُسے مکر دین گرام کھلا کر
 ویلے گیر اور کالی مہین
 وایک دن خونِ حریف میر دنیا
 تو خطہ کیری کی گدی اُس پر کر
 کسی گویا کی گویا بنام
 منکا نصف اوسکی مہین خیمہ
 کھلا اوتنا سحر اور اوتنا ہی
 ویا تل اور بیلوان تو اور
 کھلا لیس جس تک اس قدر
 اگر باد نام ما وہ ہو ک یا
 یقین ہے اوس سے ساری بھی
 تو اوپر باندہ تو کمر کی جالا
 بھی انسان کی بھی دوا یا
 لگا لٹانی مٹی کور گنا کر
 و بانگو کالی زیری کیا
 ہی کتہ زمین جتنے ہیں
 مدام سے یار اچھوٹا کر
 جو برساتی کسی گویا کی تو یار
 یقین ہے یہ کئی غنیمت اس کا
 غرض چوب سے برسات بھر
 منکا باز اور کھی ہانی آخرا
 چڑھا دی گئی تو اک بائیں جلدی

ہنسی کرتے ہیں کہ
 کہ تاپنی کو وہ بالکل مٹا دے
 بہت سالہ تپا ہو تو کچھ
 تو اسے یاد دلاؤ تو کچھ
 و لیکن اب اس پانی میں
 تو پھر جو میں کہوں تو وہی
 انہیں بھی کٹ کر کر لیں
 و جب تک کہ تپا نہ ہو
 مساوی دونوں چیزوں میں
 و لیکن تل ہو کر اسے
 دوا دونوں مرضوں میں بھی
 نکلا تو اگر اس کو بدستور
 نہ کیا جائے آگ سے جھنکا
 ہی اسے و زرافوں کو کھڑے
 کا پانی میں بسوا کر کئی بار
 میں ہوتا ہے یہ ترکی کو کثر
 ملا اس کے اوپر و کچھ
 کہ جو میں کہوں کہ تو تپا
 پر ساقی نہیں ہے کی جہا

اگر او چہ کسی گہوارے کی پستی
نہیں دیکھتا تو وہ اس کا کہہ سکتا ہے
کہ یہاں شاید وہ لوگوں کی پستی
کے گہوارے کی جگہ ہو جائے گی
نہی جگہ کی پستی پر جان کر
سبحے کی نوبت پر یہاں
ہم اندرون خیر و ان ملک
مجھے ایک شہنشاہ نے بتایا
مجھے میں نے اس کے اردن خبر
چلکا خوب دلوں کو ملانا
جو زخم تو وہ ہوتا ہے اگر
نہو کر زخم سے گہوارے کی پستی
وہاں پر ہر سال کے موسم
جو فسطیوں کی گہوارے کی پستی
لیکن میں نے یہاں کی پستی
وہاں پر اس کا کہنا کر
کہ وہاں کے کوئی پستی ہو یا
نہیں ہے کہ یہاں کی پستی
میں اس میں لیون کے گہوارے
کے گہوارے کے گہوارے کی پستی

تو چہرہ کی کچی مین ہو چکی
انہی طرہ میں بن کہہ سانا
کہ ہو جاوے کل ہی کا سب
بہر سار جتنے ہیں اور
ہمیشہ گدی اوپر تیری دہنا
اوسے تیرے کٹ کر باریکے وال
مالک پھر جیسے میں کہلاؤ
یہ نسخہ ہے اوسوں آڑیا
لے دو بھر اس کے لین کر
سحر میں انداری کی کہلا نا
جو مادہ ہو تو اسے پھیلا
تو پھر میرا مال آخروں میں
کہ بس ہو وہ ہوندا مکان
تو سن مجھ سے نہ کہ آہری
مفصل لکھ دیا بت بھول
سہر اس روز اور فطرت بہر
تو سن نہ کہ اب کسی مجھ جانی
رہی ہے خوب اور خوش قسمت
لی باری لگا ہر روز اس
تو کہہ دوں تجھے برائی تو
ہر برائی ہے تو تو سن نہ
تو ہی تو متی سیکر

فرستاده نگین

علی بن موسی
پایان کند ستا
مل بی گاه
خفته بین او
دو سر بی دهن
کر بار یک دال
بله بین کملاد
هون از ما
الک المین
ری که کملاد
اوسکه پچای
ن آخرون
نوبند و کمال
مکر که از دوی
میت خجول
ن طوق بر
می مجسمانی
خونش قیصر
روز او
یاتی از بیجا
سوسه
سکندر شک

علاج فوط
بیماری
علاج
اب کوفه
علاج
برسانی

فرستہ نگین

۲۲

<p>ملا چھوٹا سیریں مٹھانی بڑا ناز فتر رفتہ سیریں جوسے ہائے توبہ بولیں</p>	<p>اوندی بالک دودھ سیریں مٹھانی کہہ کر سیریں مٹھانی تو کہہ کر سیریں مٹھانی</p>	<p>اوندی بالک دودھ سیریں مٹھانی کہہ کر سیریں مٹھانی تو کہہ کر سیریں مٹھانی</p>	<p>دیا کر پاؤ بھر پانی ملا کر نہیں ہے کہ تباہی کا کار بہت نادر غرائب ہے نسخہ</p>
<p>وگاہ ہے کہ تو کہہ کر سیریں میدان صومہ کا پلو اسلو یکے جب خب تب کو سچا نا نہیں ہے وزن کی پکڑ کو</p>	<p>پھر او سکود دودھ اندر ملو عرض کے او سکوی نا چند شعر در حاتمہ کتاب کو</p>	<p>پھر او سکود دودھ اندر ملو عرض کے او سکوی نا چند شعر در حاتمہ کتاب کو</p>	<p>تو کہہ کر سیریں مٹھانی دوبارہ آنج پر رکھ میر دہانی کہ میں او سکوفقط پانی نہ بچو تو جتنا پاؤ سو تھ اتنی کرنا کہ تاہم لکھتے ہیں دشت سو میں بھلا سب کہہ سنا کر تو کہہ کر سیریں مٹھانی فرستہ ناسہ نگین کھانا نام</p>

فرستہ کریم کاسٹ کر کہ اندون سادیت یا خان نگین کا فرستہ ماہ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو منطج منشی نزل کشتہ
مقام کا پورین استقام سہ لالہ جسے دیال صاحب منیجر
سطح کچھپ

۱۲۱۶۱۶

۲۲

۵۱.۶۹



